قیمت سالانہ سے

رجسٹر نمبر ایل ۸۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲ مارچ ۱۹۱۷ء | نمبر ۹

گلدستہ اخبار

روسی جاسوس کنندگان کی پارٹی جھابلو نسٹر کے مغرب میں دشمن کی خندقوں میں گھس گئی ہے۔

روسی فوج جھیل دران کے مغربی کنارہ پر منتشر ترکوں میں جاسوسی کر رہی ہے۔ اور سخت نقصان پہونچا رہی ہے۔

اس وقت تک ۱۵۰۰ سے زیادہ انیگلو انڈین نے کمشنر آف پولیس کے دفتر میں اپنا نام درج رجسٹر کروا لیا ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۰ فروری میں دہلی کے اندر ۸۹ پیدائش اور ۱۲۷ اموات وارد ہوئیں۔ یعنی ۵۲ ۷۶ ۸ فی ہزار پیدا ہوئے اور ۲۶۸۲ فی ہزار فوت ہوئے۔

ریلوے بورڈ کے زنگوری سپرنٹنڈنٹ مسٹر کے۔ ایم کرکھوپ نے اپنا ہیڈ کوارٹر کلکتہ سے دہلی میں بدل لیا۔

ریاست پٹیالہ کا جوڈیشیل سکرٹری مسٹر چمن لال بیرسٹر ۴۰ سال کی عمر میں فوت ہو گیا ہے۔

مہاراجہ بیکانیر نے لنڈن میں ہندوستان میں الیوسی ایٹڈ پریس کے ایک خاص نامہ نگار سے ہندوستانیوں کی وفاداری کا عمدہ بیان کیا۔

جرمن فرانس میں تین میل پیچھے ہٹ گئے اور ابھی پیچھے ہٹتے جاتے ہیں۔

پنجاب میں ہندوؤں کی حفاظت کے لئے لالہ ہیرالال کپور نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔

جموں کالج کے طلبا اپنے ریڈنگ روم کے لئے چند ہندوستانی اخبارات منگانا چاہتے تھے راجہ صاحب نے انہیں روک دیا ہے۔

ضلع پوری کے علاقہ پرگنہ میں سخت قحط پڑ رہا ہے۔

علاقہ پرگنہ کے رہنما نے صاحب کمشنر کو بتلایا کہ لوگ گھاس پھونس کھا کر گذارہ کر رہے ہیں۔ تین ہزار سے زیادہ آدمی قحط میں مبتلا ہیں۔ امداد کی اشد ضرورت ہے۔

مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے پچاس ہزار روپیہ کی مزید امداد وار فنڈ میں دی ہے۔

انبالہ میونسپلٹی کے سکرٹری مسٹر پاتھرس نے استعفی دیدیا ہے۔

آل انڈیا لاہو ٹینس ٹورنامنٹ ۵ مارچ ۱۹۱۷ء کو ہوگا۔

کسان نامی ایک روزانہ اردو اخبار سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ مگر ضمانت داخل نہ کرنے کے سبب سے اخبار بند ہو گیا۔

مصری عورتوں میں فیشن اور حسن پسندی زیادہ بے تہذیبی پکڑتی جاتی ہے۔

تار برقیات

قط العمارہ کی دوبارہ تسخیر

لندن ۲۴ فروری۔ اس سہپر کو بونر لا نے یہ اعلان کیا کہ میسوپوٹامیہ میں جنگ کا یہ نتیجہ ہوا کہ سنیات اور قط العمارہ میں دشمن کے تمام مورچے ہمارے ہاتھ میں آگئے۔ اور قط العمارہ خود بخود ہمارے قبضہ میں آگیا ہے۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ ہمارے ملک معظم نے اس بڑی فتح پر جنرل ماڈ کو مبارکباد بھیجی ہے

لنڈن ۲۶ فروری۔ میسوپوٹامیہ کا ایک سرکاری مراسلہ راوی ہے کہ سنیچر کی علی الصبح ... ہی جزیرہ نما شمشاہ کے تنگ قطع کے ڈھلوان پر ہم نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ دشمن قط العمارہ کے مغرب میں بغیلہ کی سمت میں پورے طور پر رجعت کر رہے تھے۔ ترکوں کے بہت سے ذخائر میں آگ لگی ہوئی تھی۔ سارا دن رسالہ اور پلٹن کی ہماری فوج سختی سے جنگ کرتی رہی۔ اور بہتوں کو تلوار کے گھاٹ اتارا۔

اسی اثنا میں ہم سنیات پر قبضہ کرنے میں مشغول رہے اور پانچویں ترکی خط اور نقبات اور مستور مورچوں پر قبضہ کر لیا۔ اور عقبہ مارش میلیس خط تک پہونچ گئے۔

ہوائی جہاز بھی اس وقت قابل قدر عمل کرتے رہے۔ اور تھوڑی سی بلندی پر سے دشمن پر بم پھینکے اور شبہ توپوں کی بوچھاڑ کرتے رہے۔ ان دو دنوں میں ہم نے ۱۷۳۰ آدمی دشمن کے قید کر لئے۔ اس طرح سنیات سے قط العمارہ تک دشمن کے کل مورچے ہمارے قبضہ میں آگئے۔ قط العمارہ خود بخود ہمارے ہاتھوں میں آگیا۔

اس کے متعلق ابتدائی کارروائیاں

دہلی ۲۷ فروری۔ میسوپوٹامیہ کے جنرل افسر کمانڈنگ سے ذیل کی رپورٹ موصول ہوئی ہے: سنیات مورچہ کا جنوبی حصہ ۲۳ فروری کو پہلے ہی ہلہ میں لے لیا گیا جس میں ۲۵۰ گز کے محاذ پر خندقوں کی دو قطاریں سو سو گز چوڑی شامل تھیں۔ ترکوں نے ۷ بالمقابل حملے کئے۔ لیکن اگرچہ ان میں سے ایک حملہ عارضی طور پر کامیاب رہا۔ تو بھی ہماری مفتوحہ زمین ہمارے ہاتھوں میں رہی اور ہم نے مورچے مضبوط کر لئے۔ اسی دن سہپر کو اس مقام کے شمال میں اور اس کے طول میں جسکو ہم نے صبح کے وقت فتح کیا تھا۔ ترکوں کی پہلی اور دوسری لائینوں پر حملہ کیا۔ اور ہمارا تمام مقصد بر آگیا۔ ترکوں کے ایک بالمقابل سخت حملہ نے ہماری رفتار کو عارضی طور پر روک دیا تھا۔ مگر آخر کار ہم نے اپنے تمام متصلات کو مضبوط کر لیا اور اس دن کے غروب ہوتے ہوتے ۱۰۰۰ گز کے محاذ کی پہلی دو لائینیں پورے طور پر ہمارے قبضہ میں آگئیں

دریائے دجلہ سے عبور

ان لڑائیوں سے چونکہ دشمن کی توجہ سنیات کی طرف منعطف ہو گئی تھی۔ اس لئے ممکن معلوم ہوتا تھا کہ شمران بند کے گرد نواح میں دریائے دجلہ سے عبور کیا جا کر عمل میں آئے۔ اس مطلب کے لئے تجویزیں نکال لی گئیں۔ ۲۳ فروری کو عین طلوع آفتاب کے وقت پہلی گروہیں کشتیوں میں بٹھائی جا کر پار کی گئیں۔ اس کے بعد وقفوں سے دیگر گروہیں بھی پار کر دی گئیں ان پوشیدہ گروہوں نے دریا کے بائیں کنارے پر اپنے آپ کو قائم کر لیا۔ اور کشتیوں پر سے اترنے کے مقام کو اپنے قبضہ میں کر لیا اور بہت سے آدمی قید بھی کر لئے۔ فوراً ہی لوگ پار اترنے لگے۔ اور کافی موقعہ لگ گیا۔ اور پل بننا شروع ہو گیا۔ رات ہوتے ہوتے دریا کے بائیں کنارہ پر ایک مورچہ بن گیا اور اس کو مضبوط بھی کر لیا گیا۔ شمران جزیرہ نما میں ہماری رفتار کو روکنے کے لئے ترکوں نے سخت کوشش کی مگر دہنے کنارہ پر جو ہماری پوشیدہ گروہوں کی توپیں اور کلدار توپیں تھیں ان کی طرز اور امداد کی شکر یہ ہو کہ اس سے ہماری رفتار کی رکاوٹ بالکل رفع ہو گئی۔

ترکوں کی خندقوں پر قبضہ

اسی طرح دریا کو عبور کرنے کے ساتھ ہی سنیات مورچہ پر پھر حملہ کیا گیا۔ اور ۱۰۵۰ گز کے محاذ پر خندقوں کی تیسری اور چوتھی ترکی قطاروں پر قبضہ کر لیا گیا۔ تمام عمل کی پوری کیفیت بیان کرنی ابھی ممکن نہیں ہے۔ مگر جس قدر آدمی ۲۳ فروری کو شمران رقبہ میں گرفتار کر لئے ان کا شمار یہ ہے۔ کہ ۱۱ افسر ۳۴۳ دیگر اشخاص ہیں ان کے علاوہ پانچ کلدار توپیں بھی لے لی گئیں۔ گذشتہ چند دنوں کے عرصہ میں دشمن کے دو ہوائی جہاز نیچے اتار لئے گئے۔

گذشتہ دو دنوں کی جنگ میں ترکوں کے ۱۷۳۰ آدمی گرفتار کر لئے جن میں کم از کم ایک ترکی جنرل کمانڈر اور چار جرمن اور ۴ میدانی توپیں، ۱۰ کلدار توپیں، ۳۰ سرنگ انگن اور بندوقوں اور سامان جنگ کا بہ بھاری ذخیرہ ہمارے ہاتھ آیا۔



ایڈیٹوریل نوٹس

دعا شخصیت کا ارفع عمل ہے

خدا کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ اُس نے شخصیت بنائی یعنی روح پیدا کی۔ یہ سچ ہے کہ اُس نے یہ خوبصورت اور مفید دنیا بنائی جس میں ہم آباد ہیں اور جس سے ہم بے شمار فوائد اٹھاتے ہیں۔ جب ہم پہاڑوں اور دریاؤں اور جنگلوں کے خوشنما منظر اور آسمان کے نورانی اجرام اور اُن کے کل خوش اسلوب نظامات پر غور کرتے ہیں تو وہ کیسے دلکش معلوم پڑتے ہیں۔ خدا کی خدائی ہر کہ ومہ میں ذرہ سے آفتاب تک میں نمایاں ہوتی ہے۔ زبور نویس کی عبارت میں آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہیں اور فضا اُس کی دستکاری دکھاتی ہے۔ ایک دن دوسرے دن سے باتیں کرتا ہے اور ایک رات دوسری رات کو معرفت بخشتی ہے۔ اُنکی کوئی لغت اور زبان نہیں اُن کی آواز سنی نہیں جاتی پر ساری زمین میں اُن کی تار گونجتی ہے اور دنیا کے کناروں تک اُن کا کلام پہنچتا ہے۔ یہ سب کچھ اپنی گیان اور تپ شکتی سے تیار کیا گیا۔ مگر جب اُس نے سب سے بڑا کام کیا۔ جب اُس نے مخلوقات کی چوٹی بنائی تو اُس نے ایک شے بنائی۔ اپنی ہی صورت اور مشابہت میں اُس کو بنایا۔ ایک شخصیت یعنی روح بنائی اور اُس کو اُس کا ابدانسانی میں مسکن کیا۔ داؤد جیسے فرماتے ہیں کہ میں تیری ستائش ہی کرتا رہونگا کیونکہ میں دہشتناک طور سے عجیب وغریب بنا ہوں۔ انسان خدا کی خلقت کا منتہی اور کمال ہے۔ وہ خدا کی صورت اور مانند ہے۔

اس محدود شخصیت کا ارفع اور اعلی کام اس غیر محدود شخصیت خدا کے ساتھ اتحاد اور شرکت رکھنا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہم اور بھی کام کر سکتے ہیں۔ ہم خدا کی قدرت اور حکمت اور محبت کا بھی خیال کر سکتے ہیں۔ ہم عالم میں اُس کے نقش قدم کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ مگر علاوہ بھی ان تمام باتوں کے پرے بھی کچھ ہے۔ وہ خود خدا ہے۔ ہم اُس کے ساتھ رفاقت اور صحبت بھی رکھ سکتے ہیں اور وہی مذہب ہے۔ خدا کی بابت خیال کرنا ہی مذہب نہیں ہے۔ مگر خدا کے ساتھ یوگ یا اتحاد ورفاقت پیدا کرنا ہی اصل مذہب ہے۔

مگر ہم خدا کے ساتھ رفاقت اور شراکت کس طرح پیدا کر سکتے ہیں؟ یہ رفاقت صرف دعا ہی سے پیدا ہو سکتی ہے کسی اور طریقہ سے نہیں بے شک ہم خدا کے کاموں میں اُس سے اتحاد پیدا کر سکتے ہیں۔ مگر پھر بھی جب تک ہم اُس کے کاموں میں اُسکو دیکھیں تب تک یہ رفاقت پیدا نہیں ہو سکتی اور جب ہم اُس کے کلام میں اُس سے اتحاد پیدا کر سکتے ہیں۔ مگر پھر بھی اُسی وقت جب ہم بائبل کو خدا کا کلام جان کر اُس کی تعظیم کریں یہی حالت ہمارے روزمرہ کے کاموں میں بھی ہے۔ ہم اُن میں بھی خدا کو پا نہیں سکتے۔ اور اُن میں بھی اُس سے رفاقت نہیں رکھ سکتے۔ تاوقتیکہ ہم اپنے روزمرہ کے کاموں کو اُس کا اپنا کام نہ بنالیں پس لازم ہے کہ ہم اپنی ساری زندگی کو اُسی کا کام بنالیں اُسی کی طبیعت اور مزاج میں ہو کر اپنے روزمرہ کے کام کو کریں۔ اپنی زندگی اُسی پر تصدق کریں یہ کام صرف اُسی وقت ہم کر سکتے ہیں جبکہ ہم دعا کے ذریعہ اُس کے ساتھ لصوق اور اتصال حاصل کریں اور یہ لصوق اور اتصال کسی اور طرح سے نہیں بلکہ فقط دعا ہی کے ذریعہ سے حاصل ہو جاتا ہے۔ اُس کی رفاقت اور شراکت اور اتحاد رکھنا ہی ہمارا کام ہے۔ اس کو مضبوط اور باثمر اور مفید بنانے کا کام وہ خود کریگا۔ خدا وہی کام کر سکتا ہے جس کو دنیا اُس کے یعنی اُس کے ماتحت ہو کر پیدا کرے۔ انسان خدا کے قانون کے اندر ہو کر خوراک کھا کر اُسے ہضم کر سکتا ہے۔ اس کو دماغی فرحت ہو سکتی ہے اور عصبی قوت مل سکتی ہے۔ وہ ایک مجلسی عنصر اور جزو بن سکتا ہے اور اپنے ابنائے جنس سے رشتہ اور تعلق رکھ سکتا ہے۔ مگر وہ اس سے بھی بڑھکر کام کر سکتا ہے۔ وہ اُن ارفع اور اعلی خیالات میں بھی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ جہاں دل سے دل کو راہ ہو سکتا ہے۔ روح سے روح مل سکتی ہے جہاں خدا انفس سے بھی اور ہاتھ پاؤں سے بھی نزدیک تر ہے اور وہ منزل اتحاد اور رفاقت کی صرف دعا ہی سے حاصل ہو جاتی ہے۔

دعا سے صحت یابی } دعا کی تاثیر ہر ملک اور ہر مذہب میں ایک مانی ہوئی حقیقت ہے۔ مگر دعا نے جیسی عملی صورت مسیحی مذہب میں اختیار کی ہے ویسی شاید کسی اور مذہب میں ہو گی۔ مسیحیوں کو ہر زمانہ میں مشکلات کا حل دعا ہی سے ہوا ہے۔ حتی کہ بیماریوں میں بھی دعا کا اثر بہت نمایاں ہے۔ پچھلے ہفتہ ہم نے **دعا کا پھل** کے عنوان میں ہمیں منشی عظیم خاں کی دعا کا نتیجہ اُس کے مدہات سے سارٹیفکیٹ دیانت عطا ہونے میں دکھایا۔

تھا۔اس وقت ہم چین سے ایک دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔شہر تھونگ کیانگ میں اُن اشخاص میں سے جو حال ہی میں مسیحی ہوئے ایک ہیوائی ہیسان نامے ایک معمار بالکل اندھا تھا۔اُس نے برتیمیس کی شفایابی اور بینائی دینے میں مسیح کی طاقت کا حال سنکر اپنی شفایابی پر ایمان لے آیا۔جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بھی بینا ہو گیا۔ایک بڑھیی عورت کا بھی ذکر کیا جاتا ہے جس کی ٹانگ میں ضرب آنے کے سبب سے سولہ برس تک لنگڑی رہی اور لکڑی پر ٹیک لگاکر بڑی مشکل سے چلا کرتی تھی۔اُس کے دوست اُس کی صحت یابی کے لئے برابر دعا مانگتے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ ایک روز وہ دفعتہً چنگی ہو گئی۔اُس کی ٹانگ بالکل سیدھی ہو گئی۔اور درد بالکل جاتی رہی ہمارا بھی ذاتی تجربہ خداوند یسوع مسیح کے نام سے دعا مانگنے اور اپنی مرادیں پانے کا بکثرت اور دیر سے ہے۔امید ہے کہ ہمارے ناظرین میں سے بھی اکثروں کا ہوگا۔

پنجابی کرسچن کمپنی میدان جنگ میں

پنجابی کرسچن کمپنی کے میدان جنگ میں جانے کا حال جو ہمارے برادر جوزف ماتھل صاحب نے بٹیمن آباد سے تحریر کرکے برائے اشاعت بھیجا ہے اور جو کسی جگہ اگلے صفحوں میں درج ہے پڑھکر دل مارے خوشی کے بانسوں اچھلتا ہے کہ ہم پنجابی مسیحیوں کو بھی ہمارے ملک معظم کی خدمت کے لئے جنگ میں جانے کا شرف حاصل ہوا اور اُن کی فوجی ترقی کا حال پڑھکر اور زیادہ مسرت ہوئی جس طرح سے سی۔ایم۔ایس کے پادری صاحبان نے اور ہمارے بزرگ بشپ صاحب اور دیگر معززین مسیحی جماعت نے اُن کو رخصت کیا۔وہ واقعی حسب مواقع اور ضروری تھا ہم اس عمل کے لئے اُن کی داد دیتے ہیں۔واقعی میدان جنگ میں اُن کا محافظ ۔۔اور مددگار ہمارا بزرگ سپہ سالار خداوند یسوع مسیح ہی ہے۔ہم پنجابی مسیحیوں کے لئے یہ دونوں امر باعث فخر اور مسرت ہیں۔خدا سے ہماری دعا یہی ہے کہ وہ آسمانی باپ عین میدان جنگ میں ہر طرح سے اُن کی نگرانی اور امداد کرے۔اُن کو وہ شجاعت اور بہادری عطا فرمائے کہ جدھر یہ کمپنی جائے فتحمندی اور نصرت اُن کے آگے آگے ہو۔خدا کرے کہ میدان جنگ میں اُن میں بہت سے وکٹوریہ کراس لے کر آویں اپنے خداوند کی اور اپنے بادشاہ کی وہ خدمت کریں کہ دنیا دیکھکر حیران رہ جائے۔خدا کے نام کی بزرگی اور جلال ظاہر ہو۔مسیحیوں کے حوصلے بڑھ جاویں گورنمنٹ عالیہ کی نظروں میں ہندوستانی مسیحی بھی وقعت اور حقوق کے مستحق ٹھہر جاویں۔اور اُن کی دنیاوی اور روحانی بہبود ترقی دن دونی اور رات چوگنی ہو۔۔

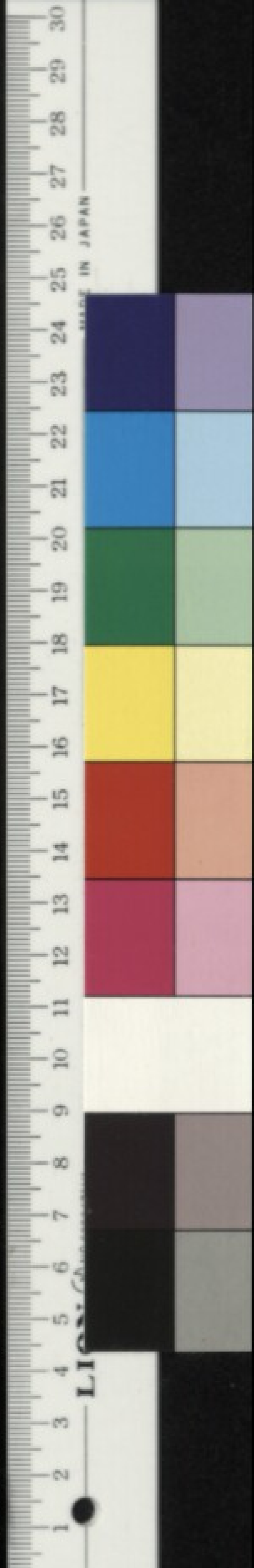
جرمن بحری سرنگیں اور ہمارے شہنشاہ کی کامیابی

اگرچہ جرمن نے بحری سرنگوں کے بکثرت استعمال سے اس جنگ میں ناجائز۔خلاف قانون جنگ اور انسانیت کے خلاف عملدرآمد کرکے ہماری برٹش گورنمنٹ اور اُس کے اتحادیوں کو سخت نقصان کیا ہے۔تو بھی گورنمنٹ انڈیا کے ۲۲ فروری کے پریس کمیونک کا حسب ذیل بیان نہایت قابل اطمینان ہے۔"مگر بحری سرنگیں کہاں ہیں؟ عرصہ زیر نظر میں اُن جہازوں کی تعداد یہ ہے جو سلطنت متحدہ سے روانہ ہوئے اور وہاں کے بندرگاہوں میں باہر سے آئے یکم فروری سے ۱۴ فروری تک آمد برطانوی جہاز ۳۰۵۳۔۴ متحدہ جہاز ۲۲۷ غیر جانبدار کے جہاز ۴۹۷۔۴ میزانکل ۳۷۷۷۔۴ روزانہ اوسط یکم اور ۱۴ فروری کے درمیان ۲۹ برطانوی ۱۶ اتحادی ۳۵ غیر جانبداروں کے جہاز کل ۱۴۱ یکم فروری سے ۱۴ فروری تک روانگی انگریزی جہاز ۳۹۲۸۔اتحادی جہاز ۲۲۵ غیر جانبدار جہاز ۳۶۱ کل ۴۵۱۴ یکم اور ۱۴ فروری کے درمیان روزانہ اوسط برطانوی جہاز ۲۸۰ اتحادی ۱۶ غیر جانبدار جہاز ۲۷ کل ۳۲۳

مگر یاد رکھنا چاہئے کہ اُن درآمد و برآمد جہازوں میں ماہی گیر جہاز۔ساحلی اور مقامی ساحلی تجارت کے جہاز اور ۱۰۰ وزن کے جہاز اور کشتیاں شامل نہیں ہیں۔اگر ان جہازوں کو چھوڑ کر اور غرق شدہ جہازوں کی کل تعداد سے درآمد برآمد تعداد جہازوں کا مقابلہ کیا جائے تو یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہیں کہ بڑے سمندروں میں باوجود بے رحمانہ قتال کے صرف ایک فیصدی سے بھی کم کا اُن جہازوں سے نقصان ہوا ہے جو برطانوی بندرگاہوں میں آئے یا وہاں سے روانہ ہوئے۔"

یورپ کا تاریک پہلو

مشنری ریویو آف دی ورلڈ یورپ کے تاریک پہلو کا ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔کہ اُس براعظم پر جو مدت مدید سے مسیحی تصور کیا جاتا تھا۔جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ایک طرف یہ دیکھتے ہیں کہ ۲۰ ملین (دو کروڑ) آدمی اپنی خداداد عقل کی مہلک ہنرمندی سے ایک دوسرے کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں۔اِس کے ساتھ ہی قریبا ۲۰ ملین آدمی اور ہیں۔جو میدان جنگ میں کھیت



آئے ہسپتالوں میں مجروح پڑے ہیں یا جنگ میں بیکار ہو گئے ہیں۔ بیواؤں اور یتیموں کا تو شمار ہی نہیں جن کو دیکھ کر پتھر سے پتھر دل بھی پگھلے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ۷ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر (۲۲ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ) روزانہ کے اصراف میں مسیحیت کا ناگفتہ نقصان ہو رہا ہے۔ لاکھوں آدمی صلح کی پیروی سے ہٹ کر جنگ میں مشغول ہو گئے ہیں۔ دارالعلوم بے رونق پڑے ہیں۔ جنھیں بند ہو گئی ہیں اور مشنری لوگ یا تو جلاوطن کر دیئے گئے ہیں یا قتل ہو چکے ہیں۔

یورپ کا روشن پہلو — مگر دوسری جانب بھی میگزین یورپ کے روشن پہلو کا بھی ذکر کرتا ہوا یوں رطب اللسان ہے۔ مگر اس جنگ کے ہیبت ناک نتائج کے باوجود بھی ایک روشن پہلو ہے۔ لوگوں کے دل اور پاکٹ بکس انسانی مصیبت کی امداد میں ایسے طور پر کھل گئے ہیں جیسا کہ قبل ازیں کبھی نہیں ہوا تھا۔ امریکہ نے ۴۰ کروڑ ڈالر (ایک ارب ۲۰ کروڑ روپیہ) امدادی فنڈ میں دیا۔ اور برطانیہ نے تو اس سے بھی کہیں بہت زیادہ دیا۔ چھوٹا سا ملک ہالنڈ اہل بلجیم کا تو بڑا بھاری مہمان خانہ ہی بن گیا ہے۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے میدان جنگ اور قیدخانوں میں لاکھوں سپاہیوں کی امداد کر رہی ہے۔ دس ملین اناجیل اور اس کے حصے سپاہیوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ اور بے شمار گروہوں نے عین موت کے منہ میں ہوتے ہوئے زندگی کی راہ حاصل کر لی ہے۔ جو کام جرمنی میں بلجیمی سپاہیوں اور روسی اسیران جنگ کے درمیان ہو رہا ہے۔ وہ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔ فرانس میں انجیل کے کام میں رومن کیتھولکوں سے رکاوٹ پیدا ہوئی ہے مگر اٹلی میں والڈنسیز مسیحیوں کے ذریعہ سے خاطر خواہ شہادت دی جا چکی ہے۔ اور پاک نوشتوں کے حصے کثرت سے مفت تقسیم کئے گئے ہیں۔ ارمنی اور سرویائی مسیحیوں کی امداد کے لئے ۱۸ دسمبر گذشتہ کو امریکہ کی جانب سے ایک کرسمس جہاز پہونچا۔ جس میں سینکڑوں ٹن خوراک اور دیگر اشیاء ضرورۃ بھیجی گئیں۔

یورپ کی تاریک تصویر میں ایک اور روشن نشان یہ ہے کہ منشیات کے خلاف تحریک زوروں پر ہے۔ ووڈکا کی ممانعت سے روس کو بڑا ہی فائدہ ہوا ہے۔ ایک ہی سال میں سیونگ بنک کی رقوم میں دس گنا اضافہ ہوا۔ اور گذشتہ سال ممانعت منشیات سے پیشتر کی کل رقوم سیونگ بنک کی نسبت ایک ماہ میں تین گنا روپیہ جمع کیا گیا۔ اب روسی کلیساؤں میں بھی نئے کھول دیئے گئے ہیں۔ لوگوں کی طبعی دماغی اور روحانی ترقی میں بھی زیادتی ہو گئی ہے۔ فرانس نے بھی بعض منشیات کی ممانعت کر کے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اب سوائے بیر اور ہلکی شرابوں کے تمام اقسام کی منشیات کی ممانعت کرنے کی تجویز وہاں ہو رہی ہے۔ افواہ ہے کہ برطانیہ عظمیٰ کی نئی کیبنٹ میں بھی قومی ممانعت کا بھی اقدام ہوگا۔ برٹش مشنری سوسائیٹیوں نے باوجود اس تنگی کے جو جنگ کی وجہ سے معرض وقوع میں آئی ہے عجیب طور پر اپنے کام کو برقرار رکھا ہے بلکہ مزید براں ہندوستان اور دیگر مقامات میں جرمن مشنوں کے کام کو بھی خود سنبھال لیا ہے۔

"سچ ہے جہاں گناہ زیادہ ہوا وہاں فضل اس سے بھی نہایت زیادہ ہوا۔ تاکہ جس طرح گناہ نے موت کے سبب سے بادشاہی کی اسی طرح فضل بھی ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی کے لئے راستبازی کے ذریعہ سے بادشاہی کرے۔" رومی ۵: ۲۰-۲۱

ایک روسی نرس کی بہادری۔ — کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جرمنوں نے ایک خندق کھودی اور اس پر کلاں توپیں چڑھا کر روسی فوج کا نہس نہس کرنا شروع کر دیا۔ ادھر سے روسی افسران بھی یکے بعد دیگرے اپنی اپنی فوجیں لیکر خندق پر حملہ کرنے لگے۔ مگر رفتہ رفتہ سب افسر مارے گئے۔ فوج منتشر ہونے لگی۔ اور حملہ ناکام ہوا۔ قریب تھا کہ جرمن ایک بھاری زد روسی فوج پر لگا دیتے۔ اسی اثنا میں نرس میتھیلو ونا یہ حالت دیکھتے ہی بڑی شجاعت کے ساتھ آگے بڑھی۔ منتشر فوج کے سپاہیوں کو اپنے پیچھے آنے کی دعوت دی۔ اس کی آواز سنتے ہی لوگوں کے دل بڑھ گئے۔ لوگ اس نرس سے پہلے ہی سے واقف تھے۔ کیونکہ اس نے قبل ازیں بہت سے زخمیوں کی خدمت کی تھی۔ وہ سب اس کے پیچھے ہو لئے۔ اور ایسے زور سے حملہ کیا کہ آخر اس جرمن خندق کو انہوں نے سر کر لیا۔ جرمن مشین توپیں خاموش ہو گئیں کیونکہ گولنداز اس آخری حملہ سے یا تو مارے گئے یا زمین چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے میتھیلو ونا کی رجمنٹ مظفر و منصور ہوئی۔ روسی خط رجعت محفوظ رہا۔ جو لوگ واپس آئے وہ بھی محفوظ ہو گئے۔ روسی فوج نے پھر از سر

ہوکر سنیٹ پٹرزبرگ پر حملہ کیا۔ اور فتحمند ہوئی۔ مگر زمس مذکورہ تھوڑی ہی دیر کے بعد ماری گئی۔

ایک نیک دل پادری صاحب

بٹالہ ضلع گورداسپور سے بنام سنگارامے ایک شخص لکھتے ہیں کہ بٹالہ میں پادری بال صاحب نیکدل اور خندہ پیشانی ہیں۔ ہر ایک کو محبت سے ملتے اور غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔ چنانچہ جیارام برہمن جو ایک غریب آدمی ہے۔ اور پوشمین ہے اُس کا لڑکا مشن سکول میں تعلیم پاتا ہے۔ اُس کا داخلہ اور کتب درسی بہم پہنچا کر انہوں نے اُس کی خاص امداد کی ہے۔ کیونکہ اُس کا کوئی سہارا نہیں تھا۔ اُس کے باپ کی تنخواہ تھوڑی سی ہے۔ جس میں وہ مشکل سے اپنا ہی گذارہ کر سکتا ہے۔ یہ شخص پادری صاحب موصوف کا نہایت مشکور ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہم نے لکھا ہے تاکہ اوروں کے دل میں بھی ایسا ہی بھاؤ پیدا ہو۔

اخبار عام

یہ پنجاب میں سب سے پرانا اخبار ہے۔ اور آجکل سابق اور مرحوم ایڈیٹر کے خلف الرشید پنڈت گوپی ناتھ صاحب کی زیر ایڈیٹری لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ یہ اخبار جب سے ہم اس کو دیکھ رہے ہیں نہایت شان بان سے ہر ہفتہ ستواتر اپنے وقت پر نکلتا رہتا ہے۔ خبریں عمدہ اور دلچسپ پیرایہ میں درج ہوا کرتی ہیں نوٹس بڑی معقولیت سے مرتب ہوتے ہیں ایڈیٹر صاحب کا لیڈنگ آرٹیکل دیگر اخبارات کے لیڈنگ آرٹیکلوں سے ہمیشہ نرالا اور اپنی خوبی متانت اور صاف گوئی۔ دلی جذبات نصیحت آمیز بیانات۔ تواریخی حالات۔ مقامی امورات کی واقفیت سے پُر ہوتا ہے۔ ایڈیٹر صاحب کے مذہبی عقائد ظاہری اور باطنی پاکیزگی۔ اور شستگی۔ نفاست اور راستگوئی کا ثانی مرقع ہوتا ہے۔ بے تعصبی اس کا خاص خاصہ ہے۔ بحث و مباحثہ کے انجمنوں اور پولٹیکل امور کے گورکھ دھندے سے الگ تھلگ رہتا ہے۔ سادگی اس کی خصوصیات میں سے ایک ہے عبارت سلیس اور عام فہم ہوتی ہے۔ مرد و عورت ہر دو کے پڑھنے کے لائق ہے۔

پنجاب کی تعلیمی حالت

۱۹۱۵-۱۶ء کی پنجاب کی سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود جنگ وبا اور قحط کی تین بلاؤں کے تعلیمی حالت میں گذشتہ سال کی بہ نسبت برابر ترقی ہوتی رہی۔ مگر پھر بھی حالت قابل اطمینان نہیں ہے۔ کیونکہ ۴ لڑکوں میں سے صرف ایک اور اُنیس لڑکیوں میں سے صرف ایک زیر تعلیم ہے۔ اس جم غفیر میں سے جو تعلیم پا رہے ہیں وہ عموماً لوئر پرائمری سے آگے نہیں بڑھتے۔ متفرق گروہوں اور اضلاع میں تعلیم کی اشاعت بہت ہی غیر مساوی ہے۔ اور اگرچہ شہروں اور قصبات میں درمیانی درجہ کے لوگوں میں تعلیم کی خواہش برابر پھیل رہی ہے۔ تو بھی زمینداروں اور صنعت حرفت پیشہ لوگوں اور ادنےٰ درجہ کے مینیدالوں کے درمیان تعلیم کی طرف سے بے پرواہی ہو رہی ہے۔ وہ بیرونی چیزوں کے اثر میں ایسی مخالفت کرتے ہیں کہ جن پر غالب آنا آسان نہیں ہے۔

پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبہ کے اخبارات

۱۹۱۵-۱۶ء کی سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سال زیر ریویو میں پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں اخبارات اور ماہواری رسالجات کی تعداد ۲۷۵ سے گر کر ۲۷۱ رہ گئی ان دوسو اکہتر اخبارات میں سے جو سال سال جاری رہے۔ ۱۷۷ اردو میں ۴۵ انگریزی میں ۲۶ گورمکھی میں ۱۲ ہندی۔ ایک انگریزی اور دس اردو میں۔ ایک اردو ہندی میں چھپتے رہے۔ روزانہ اخبارات کی تعداد ۲۳ تھی جبکہ ہفتہ وار کی ۱۸۰ اور ماہوار ۱۳۱ تعداد تھی ۲۳ روزانہ اخبارات میں سے ۶ انگریزی میں اور ۱۷ دیسی زبانوں میں شائع ہوتے رہے۔ ان میں سے ۶ ہندوؤں کے ۴ محمدیوں کے ۴ سکھوں کے اور ۳ غیر جانبدار تھے۔

نصف سے زیادہ اخبارات اور ماہواری رسالجات ۱۵۱ لاہور میں ۱۲۹ امرتسر میں شملہ میں ۱۵۔ ضلع گورداسپور میں ۱۰ جالندھر اور سیالکوٹ میں ہر ایک جگہ میں ۸-۸ لودیانہ میں ۷۔ راولپنڈی۔ فیروزپور۔ گجرانوالہ اور گجرات کے اضلاع میں ۵-۵ فی ضلع میں۔ منٹگمری میں تین شمال مغربی سرحدی صوبہ میں ۵ پشاور میں اور ایک ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں شائع ہوتے رہے۔

لودیانہ کے آنریبل سردار گجن سنگھ صاحب نے جو سگرٹ نوشی کے خلاف بل پیش کیا ہے اس پر لاہور میں جلسے کئے جاکر خوشیاں منائی گئیں۔

مختون اور نامختون

اعمال ۱۵ باب پہلی آیت۔

از تلاوت اعمال۔ من تصنیف پادری بی بی رائے

پولوس اور برنباس جب پہلے مشنری سفر سے لوٹ آئے تھے تو انطاکیہ میں شاگردوں کے پاس مدت تک رہے۔ اعمال ۱۴: ۲۸۔ غالباً وہ اپنی تھکاوٹ اُتار رہے تھے۔ اور بغیر کسی خاص دقت داری کے انجیل سنا رہے تھے۔ یہودی اور غیر یہودی شاگرد اپنی اپنی قومی ڈھنگ پر رہتے تھے۔ یہودی ختنہ کرواتے تھے غیر یہودی بغیر ختنہ یونہی کلیسیا کی شراکت میں لئے جاتے تھے۔ اس بات کی اور خصوصاً گلتیہ کی کامیابی کی خبر جب یروشلم کی مادری کلیسیا میں پہونچی کہ کس طرح ان مشنریوں نے یہودیوں کو بغیر ختنہ کلیسیا میں قبول کیا تو وہاں کے پکے مذہبی شاگردوں نے اپنے خیال کے بموجب اس کارروائی کو بہت خطرناک سمجھا۔ سو ان میں سے بعض لوگ انطاکیہ میں آکر بھائیوں کو تعلیم دینے لگے کہ اگر موسےٰ کی رسم کے موافق تمہارا ختنہ نہ ہو تو تم نجات نہیں پا سکتے۔ اعمال ۱۵: ۱۔ پولوس اور برنباس نے اُن کا سخت مقابلہ کیا۔ آخر یروشلم کے جلسے میں اس امر کا ایسا فیصلہ ہوا کہ جس سے جدائی کی دیوار ڈھائی گئی۔ افسیوں ۲: ۱۴ اور مسیح یسوع میں نہ ختنہ کچھ کام کا ہے نہ نامختونی مگر ایمان جو محبت کی راہ سے اثر کرتا ہے۔ گلتیوں ۵: ۶۔ پس مناسب ہے کہ تھوڑی دیر کیلئے ان آیتوں پر غور کریں جن سے انجیل کو عالمگیر آزادی حاصل ہوئی اور کلیسیا کو موسوی رسوم کی شریعت اور یہودیت کے تنگ دائرہ سے نکلکر قوموں کی کلیسیا بننے کی فوقیت ملی۔

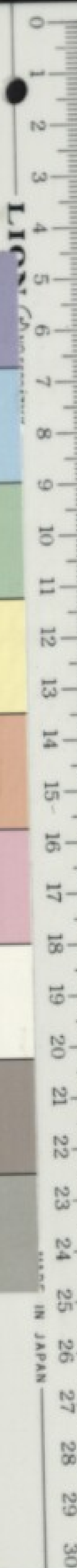
خداوند کی تعلیم۔ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ یوحنا ۳: ۱۶ اس عجیب وعدے میں نجات ہر ایک کے لئے بتائی جاتی ہے۔ قومیت کی حد نہیں۔ جو کوئی شرط بھی فقط ایک اُس پر ایمان لائے۔ پھر بھی خداوند نے کہیں بھی موسوی شریعت کی بابت تعلیم نہیں دی کہ میں اُسے منسوخ کرنے آیا ہوں۔ اس امر میں اُس کی تعلیم پڑھو متی ۵: ۱۷-۱۹۔ خداوند کے فرمان کی یہ تو غرض نہ تھی کہ اُس کے شاگرد توریت کے نقطہ یا حرف کے غلام نہیں بلکہ روح کی پیروی کریں۔ رسمی شریعت مسیح کے کفارے میں پوری ہوگئی اور اخلاقی شریعت مسیح کی تشریح سے زیادہ جلالی بن گئی جو محبت سے تکمیل پاتی ہے۔ رومیوں ۱۳: ۱۰۔ یہ اخلاقی شریعت نہ کبھی منسوخ ہوئی اور نہ کبھی منسوخ ہوگی۔ کیونکہ وہ جیسے پتھر کی تختیوں پر کندہ کی گئی تھی اُسی طرح انسان کے دل کی تختی پر بھی لکھی ہوئی ہو۔ رومیوں ۲: ۱۵ پس کلیسیا کے شریعت سے آزاد ہونے کے معنے اخلاقی شریعت سے آزاد ہونا نہیں بلکہ رسمی شریعت سے آزاد ہونا ہے۔ جب خداوند فرماتا ہے کہ سبت آدمی کے واسطے بنا ہے نہ آدمی سبت کے واسطے مرقس ۲: ۲۷ تو وہ روح کو حرف پر ترجیح دیتا ہے اور دکھاتا ہے کہ انجیل میں شریعت پوری ہوگئی۔ آگے بس مردہ حرف سے ساقط کیا کرنا چاہئے۔ اپنے شاگردوں کے ہاتھ چھوڑ جاتا ہے نقطہ انہیں کہہ جاتا کہ تم جاکر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اب دیکھو کس طرح انجیل کے لئے قوموں کا دروازہ کھلا ہے۔ اور کلیسیا پر سے شریعت کا مردہ بدن گل گل کرتا ہے۔

پراگندہ یہودی اور دیگر اقوام۔

یہودی اپنے کو اُمت یا خدا کی اُمت اور دیگر قوموں کو قوم کہتے تھے۔ جس کا ترجمہ ہماری بائبل میں غیر قوم کیا گیا۔ یہودی قوموں سے نفرت رکھتے تھے اور قومیں بھی اُن سے نفرت رکھتی تھیں لیکن یہودی قوموں میں پراگندہ ہوگئے تو حالت بدلنے لگی۔ دیگر قوموں کے تعلق میں آنے سے پراگندہ یہودی فلسطینی یہودیوں کی نسبت زیادہ کشادہ دل بنے۔ اتھینی ترسس اور اسکندریہ کے یونانی فلسفہ کی تاثیر سے آسیہ کی مشرقی قوموں کے تصوف کی ترت سے اور رومی سلطنت کی شہری زندگی کی سرگرمی اور شاہی دربار کے لبھانے والے جاہ وجلال سے متاثر ہوکر پراگندہ یہودی اپنی قومی علیحدگی کو پورا پورا قائم رکھ نہیں سکے۔ سو انہوں نے رفتہ رفتہ اپنا دروازہ کھولا اور دیگر قوموں میں سے مرید قبول کرنے لگے۔ یہ مرید دو طرح کے ہوتے تھے۔ ایک عہد یا مقدس کے مرید کہلاتے تھے۔ اور دوسرے پھاٹک کے مرید۔ مقدس کے مریدوں کا ختنہ کردیا جاتا تھا اور انہیں کل شریعت پر عمل کرنا پڑتا تھا۔ پھاٹک کے مرید اسرائیل کے خدا کو مانتے تھے۔ اور کسی قدر یہودی طریق پر چلا بھی کرتے تھے۔ پر ختنہ نہ ہونے کے باعث وہ عہد سے باہر شمار کئے جاتے تھے۔

پنتیکوست اور یونانی مائل یہودی

پنتیکوست کے دن پراگندہ یا یونانی مائل یہودی مختلف ممالک سے یروشلم میں آئے تھے۔ ان کے ساتھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو یہودی مرید تھے۔ خاص مقدس کے مرید۔ اُس دن جو ۳ ہزار



کو تبیہ ملا ہوگا۔ جو مقدس کے مرید تھے۔ کیونکہ اعمال ۹:۳۶ کے ساتھ ڈیکنوں میں ایک یہودی مرید کا بھی نام نظر آتا ہے۔ بہرحال پنتیکوست کے موقعہ پر کم و بیش ایسا ہی نتیجہ ہوا ہوگا۔ اب یہ یونانی مائل یہودی یا مقدس کے مرید جو کہ ہوتے تھے۔ عبرانی مائل یہودی مسیحیوں کی نسبت زیادہ کشادہ دل تھے اور زیادہ کشادہ دلی سے اپنے نئے اعتقاد کی تشریح کر سکتے تھے یہی لوگ جب اپنے اپنے وطن کو واپس جانے تھے تو ضرور یہ بہ نسبت ان مسیحیوں کی نسبت جو اب تک یہودیت کی پابندیوں میں مبتلا تھے زیادہ کشادگی سے دوسروں کے آگے انجیل کو پیش کرتے تھے ۔

گیت نمبر ۱

آؤ مل کر نرسنگے بجائیں۔
آپ ہی یسوع کپتان ہے ہمارا
ایسا لڑیں کہ فتح پوری پائیں
آؤ مل کر نرسنگے بجائیں۔
دشمن کے ہاتھوں جو ہوگئے اسیر ہیں
حکمت و الفت سے اُن کو بچائیں
آؤ مل کر نرسنگے بجائیں۔
اٹھو مسیحیو کرو خوب خدمت
ایک دو یا دو اور دسوں کو سنائیں
آؤ مل کر نرسنگے بجائیں۔
بھائی بہنیں مسیح سے جو دور ہیں
اُن کو سمجھا کر مسیح پاس لائیں
آؤ مل کر نرسنگے بجائیں۔
ہر ایک گل ہو شگفتہ مسیح میں
جس کی خوشبو سبھوں کو سنگھائیں

آؤ انجیلی نرسنگے بجائیں۔

گیت نمبر ۲

در رحمت ہمارے لئے کھل گیا
مکتی کا مارگ ڈھونڈھ پھرے سب
پر یسوع مسیح ہیں وہ مل گیا
در رحمت ہمارے لئے کھل گیا
پاپ کے میل سے من میلا تھا
پر یسوع کے خون سے دُھل گیا
در رحمت ہمارے لئے کھل گیا
پاپ چاہوں مکتی ہو اُس کی
پر یسوع کے پاس جو گیا
در رحمت ہمارے لئے کھل گیا۔

خادم ۱۔ ایم۔ سی نیوٹن گل ۔ ڈیرہ دون

پنجاب کی ڈبل کمپنی کے لئے اپیل

میدان جنگ کی ضروریات اور تعلیم یافتوں کی قدردانی کے لئے سرکار نے نہایت مہربانی سے پنجاب کی ڈبل کمپنی کے بنائے جانے کا اعزاز ہم کو بخشا ہے ہمارے ملک کے بہت سے پڑھے ہوئے انٹرنس اور ایف۔ اے اور بی۔ اے پاس جو روزگار کے متلاشی رہتے ہیں۔ اُن کے لئے یہ موقع بہت عمدہ ہے۔ کوئی تو ایسا وقت تھا کہ ذات پات کی تفریق سے یہاں سے بھرتی ہوتی تھی۔ اور اس کو تعلیم یافتہ لوگ حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے کہ ہم لوگوں کو کیوں بھرتی نہیں کیا جاتا۔ یا یہ کہ گورنمنٹ کی عنایات بے غایات سے بغیر قومی تفرقہ کے اب سب ذاتوں کو یکساں حق پیدا ہوگیا ہے۔ کہاں تو کشمیری اور برہمن اور سید خاص آرزوئیں کرتے تھے۔ اور ان کو نہ لیا جاتا تھا۔ کیونکہ دوسری قومیں غلبہ حاصل کر چکی تھیں۔ اب دیکھئے کہ خاص مساوات کو پیش چشم رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس طریقہ سے بھرتی میں رکاوٹیں سد راہ تھیں۔ سرکار کی مہربانیاں ہم انڈین لوگوں پر بے حد ہیں۔ اور احسانات بھی عظیم ہیں کہ ہم کو وحشی سے انسان بنا ڈالا۔ اور گھر گھر علم کے دریا بہا دیئے۔ اور نے غریب قوم سے لے کر اعلیٰ تک کے لئے یکساں فیض کا دریا بہا دیا۔ ان حالتوں کو دیکھ کر ہم کو سچے دل سے اپنے بادشاہ کی مدد پر آمادہ ہونا چاہیئے۔ اور دوسروں کو بھی ترغیب دینی چاہیئے۔ یہاں زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے۔ کہ کم بخت جرمنی نے ایک عالم کو آگ لگا رکھی ہے۔ اس کی قلعی کو جہاں تک جلدی سے کھولا جاوے۔ اتنا ہی ہم لوگوں کا بھلا ہے۔ آپ دو برسوں کی جنگ سے تو اس نے ساری دنیا کی تجارت کو برباد کر دیا۔ دنیا میں ہلچل مچی ہے۔ کہ اشیاء خوردنی و پوشیدنی و ضروریات گراں سے گراں تر ہوگئیں۔ ہم بھی اس کشمکش میں سرکار برطانیہ کی حمایت میں اپنے تن من دھن کو وار دیں۔ اور روپیہ پیسہ۔ آدمی سے مدد دیں۔ سو وقت ہے کہ ہم تعلیم یافتہ لوگ بھی احسانات کا بدلہ سرکار کو دیں۔ راولپنڈی اور جہلم کے اضلاع سے بہت سے ٹیچر اور سٹوڈنٹس بھرتی ہو کر میدان جنگ یورپ میں مدد دے رہے ہیں۔ ہم کو بھی کچھ وفاداری اور جان نثاری اور نمک حلالی دکھانی چاہیئے۔ اہل امریکہ بھی جرمنی کے مخالف ہوگئے ہیں۔ کیونکہ وہ بغیر لحاظ سب کے جہاز تباہ کر ڈالتا ہے۔ امید ہے کہ اس مخالفت سے اس کو اچھا سبق حاصل ہو جائے گا۔ سو واجب ہے کہ ہمارے ملک کے سکولوں اور کالجوں سے بیش از بیش استاد اور طالب علم بھرتی ہو کر میدان



جنگ یورپ کو جائیں اور اس کے لئے ایک دفعہ سارا اندر پنجاب کو لگانا چاہیے۔ کیونکہ بقول سرسید مرحوم پنجاب زندہ دل ہے۔ اور کبھی نہ کبھی اپنی روشن ضمیری دکھاتا رہتا ہے۔ آجکل بھی میدان جنگ میں پنجاب کا نمبر سب سے اول ہے۔ کیونکہ یہاں کے بہت سے مسلمان اور ہندو اور سکھ اس وقت بھی فرنٹ خندقوں میں ہر موجہ پر انگریزی سپاہ گورہ کے ساتھ معاون و مددگار ہیں۔ جن کی بہادری کے کارنامے وکٹوریہ کراسوں کے ملنے سے ظاہر ہیں۔

سررشتہ تعلیم اور یونیورسٹی رعایات بھی دینے کا اعلان کر رہی ہیں۔ ایسی صورت میں جی چرانا اور پیچھے رہنا بزدلی ہوگی۔ آؤ نکلے پڑھے بہادرو۔ سرکار کے آگے تم بھی تمنا کرو۔ کہ ہم بھی میدان جنگ میں سرکار کی خیر خواہی کو حاضر ہیں۔ اس وقت سردار بہادری۔ رائے بہادری اور خان بہادری سے لاپرواہ ہو کر بی۔ اے۔ ایم۔ اے بننے سے آزاد ہو کر اپنے ملک کی امن و آرام کی بحالی و برقراری کے لئے دل و جان سے کوشش کرو۔ زر سے مدد دو۔ سکولوں میں چندے جمع کرو۔ سپاہی بھرتی کر کے پیش کرو اور خود بھی تاج برطانیہ کے روشن ترین گوہر یعنی حضور جارج پنجم کے رخ مبارک کے اوپر قربان ہو کر دکھاؤ۔ آؤ بہادرو! آؤ۔ آؤ۔ دوستو یہ بہت نازک وقت ہے۔ المدد! المدد!!

راقم۔ میر کریم الدین برق۔ از مجیٹھا ضلع امرتسر

اخبار نورافشاں کی مکمل جلد ۱۹۱۴ء

کی ضرورت جو گذشتہ نورافشاں میں چھپی تھی وہ جلد ایک صاحب نے ہمیں بھیجدی ہے۔ آئندہ ضرورت نہیں۔

منیجر

موسم کی تبدیلی

گندم و جو کی کشت کاری
کیسی لگتی ہے جی کو پیاری

سبزی ہے خوب اور بہاری
عیاں ہے عالم پہ لطف باری

شعرا بھی بہر فخر اور طرحداری
فکر سخن کی کرتے ہیں تیاری

مجمع کرتے ہیں اور محفل
رات بھی اسی فکر میں گذاری

مضمون ہو ایسا اچھا دلکش
کہ عش عش کرے جو سنے ہم سہاری

میدان ہیں سبزی سے بھرے
باغ گلشن اور ہر کیاری۔

خلعت زرد ہے پہنے لیلے
سرو کی شاخ کی شاخساری

زعفران کشمیر ہو گیا ات
زردی ہو گئی اس پہ طاری

سردی سے ٹھٹھرے ہوئے کسان
کھیتوں پہ نکلیں اب باری باری

رنگ آسمان ہو گیا ہے زرد۔
نیلی چادر ہے تو اتاری۔

بسنتی جوڑا حسیں پہنیں۔
موہنی مورت ہے کیا کہاری

موسم ہو گئی اور کی اور
ختم ہوتی ہے برفباری۔

خواب غفلت سے اٹھ کر دیکھو
مرضی ہو جو ہے کیا تمہاری۔

برق حمد و ثنا کا وقت آیا
اور آہ چھوڑ دے او بیقراری

پنجابی کرسچن کمپنی کا میدان جنگ میں جانا

ناظرین نورافشاں کو یاد ہوگا کہ عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوا کہ سرکار عالی نے پنجابی مسیحیوں کو اجازت دی کہ فوج میں بھرتی ہوں۔ چنانچہ اب وقت تک چار ڈبل کمپنیاں تیار ہو گئی ہیں ان میں سے ایک کا کچھ ذکر ہدیہ ناظرین ہے۔ امید ہے کہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

یہ کمپنی چرچ آف انگلینڈ کے ممبروں کی ڈبل کمپنی ہے۔ اور ذیل کی جگہوں سے نوجوان مسیحی اس میں بھرتی ہوئے ہیں۔ یعنی ہٹمین آباد و بنگر ویلہ ترنتارن نارووال۔ لاہور۔ امرتسر وغیرہ کے علاقوں سے پہلے یہ کمپنی پلٹن نمبر ۳/۶۲ پنجابی الفنٹری کی تھی اور قریبا ایک سال تک اسی پلٹن میں رہی اور بنگلور چھاؤنی میں مقیم رہی۔ جہاں پر اس کمپنی نے ہر طرح سے اچھا نام حاصل کیا۔ اور جلد ہر ایک فوجی کام سیکھ لیا جب ہماری سرکار گورنمنٹ نے خوش ہو کر اس کمپنی کو اعلیٰ خدمت دی۔ یعنی بنگلور سے بمقام مٹھو ایکیٹو سروس ۳ جنوری ۔۔۔ ہر ایک جوان نے اپنے فرائض اچھی طرح سے ادا کئے۔ اور اب سرکار عالی نے ان کو پلٹن نمبر ۳/۸ سے متعلق کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی اچھی رپورٹ کے باعث سرکار عالی نے اُن کو فیلڈ سروس کا حکم دیا۔ کہ اب وہ ملک مسوپوٹامیہ (بین النہرین کا ملک) کے میدان جنگ میں جاویں۔ چنانچہ بنگلور سے سیدھے لاہور چھاؤنی آئے اور یہاں اُن کی درخواست پر سرکار عالی نے بڑی مہربانی



دنیا کی متفرق آفات و دشمنوں پر جلد فتحیابی کا مشرقی شرطیہ علاج و انتظام جو پاک کلام بائیبل کے مطابق بارہ قسم کی اصلاح سے علاقہ رکھتا ہے

استثنا ۲۸ : ۱۔۴۸۔ ۱۵ زبور ۸۱ : ۱۳۔۱۴ لوقا ۲۱ : ۳۶ یعقوب ۴ باب

۱۔ بائیبل کے زمانے کے نبیوں بادشاہوں رسولوں کی مانند اپنی اپنی اصلاح کیواسطے اپنے اپنے گناہ کے اقرار اور سچی توبہ پوشیدہ اور جماعتی دعائیں کرکے روح القدس کے پہلوؤنکو حفظ و عمل کرو۔ اور بد روحوں کا مقابلہ کرتے رہو تاکہ ہر قسم کی آفات دور ہوں ۲ تواریخ ۶ و ۷ باب یعقوب ۵ باب گلتی ۵ : ۱۶۔ ۲۵ مکاشفہ ۹ : ۲۰۔

۲۔ توریت انجیل کے حکموں تعلیموں وغیرہ کو حفظ و عمل کرو اور عمل کرانے کا انتظام شہروں اور دیہاتوں میں کرو۔ استثنا ۵ باب متی ۵ باب اعمال ۱۳ : ۱۵ ٭

۳۔ اتوار یا سبت کے روز کو بڑا دن جانکر گرجہ گھر کی عبادت میں اور سنڈے سکول میں حاضر ہونے کی کوشش و فکر کرو اور عیسائی۔ غیر عیسائی لوگوں کو بھی ساتھ لانیکا اعلان کرو ۲ تواریخ ۳۶ : ۲۰ یسعیاہ ۵۸ : ۱۳ نحمیاہ ۱۳ : ۱۸ اعمال ۱۳ : ۱۴ ٭

۴۔ اپنی اپنی خیرات کی اصلاح کرو کہ بائیبل کے زمانے کے بادشاہوں نبیوں رسولوں کی مانند دسویں حصہ سے کم نہیں بلکہ زیادہ دینے کی فکر و کوشش کرکے نمونہ دو۔ تاکہ بیوہ یتیم مسافر غریب واعظ۔ بیمار۔ مسکین وغیرہ سمجھائے اور بھیجے جاویں۔ اور ہر ایک شہر و قصبہ میں ایمان داروں سے کم بھی نہ کم کی تعداد کبھی نہ ہو۔ دیکھو استثنا ۲۶ : ۱۲۔۱۵ پیدائش ۱۴ : ۲۰ و ۱۸ : ۳۲ ۲ تواریخ ۳۱ : ۵۔۱۰ ملاکی ۳ : ۱۰ و متی ۲۳ : ۲۳ و ۵ : ۲۰ و ۲۵ : ۲۱ لوقا ۱۸ : ۱۸۔۲۲ ۱ قرنتی ۱۶ : ۱۔۲ ٭

۵۔ ہر ایک عیسائی بادشاہ حاکم مشنری واعظ امیر و غریب روز روز روحانی ہتھیار لگاکر خداوند مسیح کی امداد و شاہت اُس کے نشانوں کی غرض سبب علاج کی تخصیص اور عام منادی کرتے رہو۔ یوحنا ۳ باب لوقا ۱۰۔۲۱ افسی ۶ : ۱۰۔۲۰۔

۶۔ اگر ہمارے مشنری صاحبان کے پاس روپیہ کی کمی ہوگئی ہے تو غیر عیسائیوں کے مشن سکولوں کالجوں میڈیکل سکولوں اور دیگر غیر ضروری کاموں کو بند کرکے شہر اور قصبہ میں رنڈی گھر روم اور زنانہ علم آگہی کالج اور عیسائی لڑکوں کے واسطے میڈیکل کالج اور مناددوں کو شہروں اور دیہاتوں میں مقرر کرنیکا جلد انتظام کریں۔ اور غریب عیسائی لڑکوں لڑکیوں کو دینی و دنیوی علم و ہنر سکھلانیکا اور پولوس کی مانند ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنیکا جلد انتظام کرو۔ اور پولوسی منادی کا نمونہ دیا کریں ٭ دیکھو متی ۶ : ۳۳ ۱ قرنتی ۱ : ۱ گلتی ۱ : ۱۴ رومی ۱۰ : ۱۳۔۱۵

۷۔ ہر ایک مشن احاطہ میں سے اور کلیسیا میں سے شریروں بد معاشوں کو خارج کرنے نکالنے کی فکر و کوشش کرو تاکہ انکو توبہ کا موقعہ ملے اور تب بحال کرو دیکھو استثنا ۲۱ : ۲۱ و ۱ قرنتی ۵ : ۱ سے ۱۳

۸۔ ہر ایک شہر قصبہ اور گاؤں کی کلیسیاؤں میں مقدمہ کے فیصلہ کرنے کیواسطے لائق شخصوں کو پنچایت میں شامل کرو تاکہ عیسائی مقدمہ غیر عیسائیوں میں جاکر عیسائی مذہب کی بدنامی کا باعث نہ ہو ۱ قرنتی ۶ باب

۹۔ کلیسیا کی جسمانی و روحانی ترقی کیواسطے ذیل کے فنڈوں کو بھی قائم کرو تاکہ آسمانی برکت نازل ہوویں۔ ویڈو اور یتیم فنڈ۔ تلاشی فنڈ۔ قرض فنڈ قبرستانی فنڈ وغیرہ استثنا ۱۵ : ۱۔۱۲ یعقوب ۱ : ۲۷ ایوحنا ۳ : ۱۸

۱۰۔ بائیبل کے نبیوں کی رسولوں کی مانند اور خاصکر خداوند مسیح کی مانند اور سوامی سندر سنگھ کی مانند سادہ خوراک پوشاک مکانات کی حالت میں سادہ زندگی بسر کرنیکی کوشش کرکے عادت ڈالو اور بے ضرورت بیفائدہ مزے اور عیش کی خاطر بیاہ شادی بار بار شادی۔ کثرت اولادی۔ نشہ بازی اور شادی تہوار موت اور کفن دفن پر فضول خرچی سے پرہیز و نفرت کرو دیکھو دانیل ۱ : ۲ و متی ۳ : ۴ یرمیاہ ۳۵ : ۶ ۱ قرنتی ۷ باب لوقا ۱۵ باب اعمال ۲ : ۹ ا۔۱۰ استثنا ۲۶ : ۱۴

۱۱۔ خدا کی خدمت کی ترقی کی خاطر عیسائیوں کے حب الوطنی کو ترقی دینے کیواسطے سور اور گائے کے گوشت سے پرہیز کرو۔ کہ انکو ٹھوکر اور نفرت نہ ہو اور گھی دودھ اور بیل وغیرہ کی کمی کے کال کو دور کرنے کیواسطے اور گئو کشی بند کرنے کیواسطے گوشت خوری کی عادت کو جلد ترک کرو استثنا ۱۴ : ۲۱ رومی ۱۴ : ۲۰۔۲۱

۱۲۔ ہمارے عیسائی بادشاہوں حاکموں مشنری و دینی و دنیوی عہدہ داروں امیروں وغیرہ کو چاہیئے کہ ہندوستان اور دیگر ملکونکو عیسائی مذہب قبول کرنے کی شرط پر دینی و دنیوی حقوق اور سلطنت گورنمنٹ دینیکا وعدہ کریں تاکہ ہندوستان میں سے کل بے دینی۔ بت پرستی ہو خلل برائی نہ ہوجاوے ۱ سلاطین ۳ : ۱۱ متی ۶ : ۳۳ تمام شد

راقم ۔ سیموئیل بلدیو۔ واعظ۔ لودیانہ

نور افشاں کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کیجئے۔

رسیدات

بابو وزیرم سنگھ	ے
مینیجر	ے
مرلیداس	ے
مسٹر ایلیاس ورس رہیا	ے
" ایش ایف دین	ے
ڈاکٹر ایس سی	ے
مسٹر نور محمد	ے
پادری جے ایچ ایلین	ے
ڈاکٹر ڈی ایچ ٹامس	ے
ہیڈ ماسٹر	ے
مسٹر ایس سالومن	ے
پادری ڈبلیو ٹلڈ سوپ	ے
مسٹر جے الکزنڈر	ے
" سی بی چٹرجی	ے
پادری ایل فرانسس	ے
مسٹر کابجی بھائی	ے
بابو سیر العل	ے
مسٹر لدہامل	ے
مسٹر ڈبلیو ایوب	ے
ڈاکٹر انچارج	ے
مس جے جیکب	ے
ڈاکٹر سبحان خاں	ے
مشن انچارج	ے
مسٹر فضل الدین	ے
مسٹر جے نوبل	ے
کیٹی کسٹ	ے
ریلجیس بک سوسائٹی	ے
پادری ایچ سی چیبر	ے
" ایچ سی رابرٹس	ے
مسٹر یوسی جارج	ے
پنڈت بشنداس	ے
مس جے ڈبلیو وردی	ے
پادری جسونت سنگھ	ے
مشن ریڈنگ روم	ے
ڈاکٹر جے بی لعل	ے
پادری ایم جی گولڈ سمتھ	ے
مس اے۔ بی مونٹ	ے
مسٹر جے پیٹر	ے
ڈاکٹر برخوردار خاں	ے
ہیڈ ماسٹر مشن سکول	ے
پادری جے ایچ کلوس	ے
" ای جی گریگوری	ے
مس ای ایم پیڈر	ے
سپرنٹنڈنٹ	ے
پادری یوسف	ے
بی منگومل	ے
پربھ دیال	ے
لکومل	ے
رتی رام	ے
ایم سوہن لعل	ے
مسٹر عبدالمسیح	ے
" ٹھاکر جن	ے
" ایس مسیح	ے
" جی۔ ایس سامٹ	ے
" کیپٹن بکر	ے
مینیجر ے پادری سوہن مسیح	ے
بابو جیوا لعل ے مسٹر ٹامس کمنڈو	ے
مسٹر جی اے جارج ۸/ سردار اتم سنگھ	ے
سردار لعل سنگھ ے مس گوڈویل	ے
مسٹر کلون سنگھ ے پادری این ڈیسائے	ے
مسٹر پی جیکب	ے
بابو بدھ رام	ے
بابو بھگوانداس	۱۲/
پادری کھیرابل	ے
مسٹر بی دورجی	ے
مسٹر جے مارشل	ے

پادری ای ایم ویری ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کیلئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براؤن چھپا۔